103411-شادی کے بعد علم ہوا کہ بیوی کے جسم میں بدصورتی ہے اور شادی سے قبل بتایا نہیں گیا

سوال

شادی کے بعد مجھے علم ہوا کہ بیوی کے جسم میں بدصورتی ہے، اور یہ پیدائشی تھی لیکن انہوں نے شادی سے قبل مجھے نہیں بتایا، کیا مجھے اس بنا پر ادا کردہ اور باقی مانندہ مہر واپس لینے کا حق حاصل ہے، اور کیا میں اس کے باعث اسے طلاق دے سکتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام خاوند اور بیوی میں عیوب
کے متعلق اختلاف کرتے ہیں کہ وہ کونسے عیب ہیں جو شادی سے پہلے چھپائے گئے اور دوسرے
کو اس بنا پر نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے؟

اس میں اہل علم کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

اگر خاوند یا بیوی میں علماء کے
ہاں اس کی تحدید کے مطابق ان عیوب میں سے کوئی عیب پایا جائے تو جمہور علماء کے
ہاں دوسرے کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے.

دوسرا قول:

کسی بھی عیب میں دوسرے فریق کو فسخ
نکاح کا حق حاصل نہیں، یہ قول اہل ظاہر کا ہے.

ان دونوں اقوال کے دلائل کی تفصیل
لمبی ہے، اور صحیح یہ ہے کہ وہ عیوب جن سے طبیعت نفرت کرتی ہے اور وہ نفرت کا باعث
بنتے ہیں ان میں دھوکہ دیے گئے کو اختیار حاصل ہے، کیونکہ شادی تو محبت و مودت اور
سکون کے لیے کی جاتی ہے اور ہر وہ چیز جو شادی کی اساس "محبت و الفت اور سکون" کو
ختم کرنے کا باعث ہو تو یہ مقصود کے منافی شمار ہوگا، اور دوسرے فریق کو فسخ نکاح
کا حق حاصل ہے.

اور یہاں فسخ نکاح کا فائدہ یہ ہے کہ
جس کو دھوکہ دیا گیا ہے وہ دھوکہ دینے اور عیب چھپانے والے سے اپنا مال واپس حاصل
کرے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور قیاس یہ ہے کہ : ہر وہ عیب جو
خاوند اور بیوی کو دوسرے سے متنفر کرے، اور اس سے نکاح کا مقصد الفت و محبت حاصل نہ
ہو وہ اختیار واجب کر دیتا ہے، اور یہ خرید و فروخت سے اولی ہے، جس طرح نکاح میں لگائی
جانے والی شروط کا پورا کرنا خرید و فروخت میں لگائی گئی شروط کو پورا کرنے سے اولی
ہے، اور جو اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کیا ہے وہ کبھی
بھی دھوکہ والی نہیں ہو سکتا جس سے دھوکہ کیا جا سکے، اور اس کے ساتھ غبن ہو"

دیکھیں : زاد المعاد (163/5).

مزید آپ سوال نمبر (21592) کے جواب
کا مطالعہ کریں.

لیکن جو عیب ہونے کے باوجود راضی ہو
جائے تو راضی ہونے کے بعد رضامندی ختم کرنے کا حق حاصل نہیں، اور نہ ہی اسے فسخ
نکاح کا حق ہے، بلکہ اختیار تو اس کو حاصل ہو گا جسے عیب کا انکشاف ہو، اور عیب کا
انکشاف ہونے کے بعد اگر وہ خاموشی اختیار کر لیتا ہے تو یہ اس پر رضامندی کی دلیل
ہے، اور اس طرح اس کے فسخ نکاح کا حق ساقط ہو جائیگا اس میں علماء کا کوئی اختلاف
نہیں ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ان عیوب کی بنا پر اختیار کے ثبوت
کی شرط یہ ہے کہ عقد نکاح کے وقت اسے اس عیب کا علم نہ ہو، اور نہ ہی وہ بعد میں اس
عیب پر راضی ہوا ہو، اگر اسے عقد نکاح کے وقت یا بعد میں اس عیب کا علم ہوا اور وہ
اس پر راضی ہو گیا تو اسے کوئی اختیار نہیں۔

ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی
اختلاف نہیں؛ کیونکہ وہ اس پر راضی ہو گیا ہے، تو بالکل عیب والی چیز خریدنے والے

کے مشابہ ہوا، اور اگر وہ عیب کو تھوڑا خیال کرے لیکن وہ زیادہ نکلا مثلا برص کے متعلق کے جسم میں تھوڑی سی ہوگی لیکن بعد میں واضح ہوا کہ یہ تو بہت زیادہ ہے تو بھی اسے کوئی اختیار نہیں ہوگا؛ کیونکہ یہ اسی جنس میں شامل ہے جس پر وہ راضی ہوا ہے"

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (579/7

).

واللہ اعلم .